روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۱۴ | منگل - ۲۰ - ربیع الثانی - ۱۴۱۵ھ ' ۲۷ - تبوک ۱۳۷۳ ہش ' ۲۷ - ستمبر ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے

خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر خدا کی مدد کے بغیر قائم نہیں رہ سکتیں اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہر (صاحبِ ایمان) کا یہی حال ہوتا ہے اگر وہ اخلاص اور وفاداری سے اس کا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا ولی بنتا ہے لیکن اگر ایمان کی عمارت بوسیدہ ہے تو پھر بے شک خطرہ ہوتا ہے۔ ہم کسی کے دل کا حال تو جانتے ہی نہیں۔ سینہ کا علم تو خدا کو ہی ہے۔ مگر انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے معاملہ صاف نہیں تو پھر بیعت فائدہ دے گی نہ کچھ اور۔ لیکن جب خالص خدا ہی کا ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کی خاص حفاظت کرتا ہے۔ اگرچہ وہ سب کا خدا ہے مگر جو اپنے آپ کو خاص کرتے ہیں۔ ان پر خاص تجلّی کرتا ہے اور خدا کے لئے خاص ہونا یہی ہے کہ نفس بالکل چکنا چُور ہو کر اس کا کوئی ریزہ باقی نہ رہ جائے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۶۵)

متّقی کی خدا تعالیٰ مدد فرماتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثّانی)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کیا متقی اور فاجر برابر ہوتے ہیں۔ یعنی نہیں ہوتے۔ اس کے متعلق ہر ایک انسان اپنے نفس سے مطالبہ کر سکتا ہے کہ بتاؤ تم سے خدا کا کیا معاملہ ہے۔ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جو کسی نہ کسی رنگ میں اپنے مخالف اور موافق لوگ نہ رکھتا ہو وہ اپنا اور اپنے مخالفوں کا اور اپنا اور اپنے ساتھیوں کا مقابلہ کر کے دیکھے۔ کہ اگر ہر مصیبت اور ہر تکلیف اور ہر رنج کے وقت خدا مدد کرتا ہے اور کسی حالت میں خواہ رنج کی حالت ہو یا راحت کی وہ مجھے نہیں چھوڑتا اور ہمیشہ دشمنوں پر فتح دیتا ہے اور برخلاف اس کے دشمنوں کو ذلیل ناکام اور نامراد رکھتا ہے تو وہ سمجھ لے۔ متّقی اور فاجر برابر نہیں ہو سکتے۔ مجھ سے چونکہ متّقیوں والا سلوک ہو رہا ہے اور میرے مخالفین سے فاجروں والا۔ اس لئے میں متّقیوں میں شامل ہوں لیکن اگر اس سے فاجروں والا سلوک ہوتا ہو تو سمجھ لے کہ مجھ میں ضرور نقص ہے اس لئے مجھ سے ایسا سلوک ہو رہا ہے ورنہ نہ ہوتا اس سے ہوشیار ہو کر اپنی اصلاح کرنی شروع کر دے۔ اگر کسی کی خدا تعالیٰ غم کی گھڑیوں میں مدد کرتا اور خوشی کی گھڑیوں میں ساتھ دیتا ہے۔ اس کی کوششوں کو بار آور بناتا اور اسے دشمنوں پر غلبہ دیتا ہے تو سمجھ لے کہ میں خدا کی رضا اور اس کے صحیح راستہ پر چل رہا ہوں۔ اور اگر ایسا نہیں تو وہ سمجھ لے کہ مجھ میں نقص ہے جس کی اصلاح کرنی چاہئے۔ تو اس آیت کی وجہ سے ہر ایک انسان کے لئے اپنے نفس کا موازنہ کرنا آسان ہو گیا۔ وہ دیکھ سکتا ہے کہ میں (ایمان داروں کے) راستہ پر چل رہا ہوں یا کافرانہ متقیانہ قدم اٹھا رہا ہوں یا فاجرانہ۔ اس میں شک نہیں کہ (ایمان والوں) اور متقیوں پر بھی مصائب آتے ہیں لیکن ایک (صاحب ایمان) کو خدا تعالیٰ دشمن کے مقابلہ میں کبھی اس طرح نہیں گراتا کہ اسے کسی گناہ کا مرتکب ہونا پڑے۔ یہ (صاحب ایمان) اور کافر۔ متّقی اور فاجر کے مصائب میں فرق ہے (صاحبِ ایمان) اور متّقی کو کسی بڑی سے بڑی مصیبت کے وقت بھی کسی قسم کے فریب۔ دغا اور حیلہ سازی کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ان باتوں پر خدا اسے کامیابی دیتا ہے۔ مگر ایک کافر اور فاجر پر جب ایک مصیبت آتی ہے تو وہ گناہ کی طرف لَوٹتا ہے اور گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ پس جب کوئی شخص مصیبت کے وقت ایسا کرتا ہے وہ دیکھے کہ اس کے اندر گناہ کا مادہ تھا۔ تب ہی وہ گناہ کی طرف لَوٹا ہے۔ (صاحب ایمان) اور متقی کو کبھی ایسے واقعات پیش نہیں آئیں گے۔ جو اسے بدی کے لئے مُضطر کر دیں اور جسے کوئی ایسا موقع آتا ہے وہ سمجھ لے کہ اس میں نقص ہے۔ پس یہ آیت اپنے نفس کا مطالعہ کرنے کا آسان طریق بتاتی ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ لوگوں کو اور ہماری تمام جماعت کو اس بات کی توفیق دے کہ خدا تعالیٰ نے جو سامان اور طاقتیں ہمیں بخشی ہیں ان کو ہم صحیح طور پر استعمال کر کے اس کا فضل حاصل کرنے کے قابل بنیں۔ اور ایسا نہ ہو کہ ان کے غلط استعمال سے ہمارا قدم کسی اور راہ پر جا پڑے۔

(از خطبہ ۱۴- اپریل ۱۹۱۶ء)

سانحۂ ارتحال

○ افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم سید محمد سرور شاہ صاحب مورخہ ۲۴- ستمبر ۹۴ء کو ربوہ میں وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ ۲۵- ستمبر کو صبح ۱۰- بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ نے دعا کرائی۔

محترم سید محمد سرور شاہ صاحب محترم سید ڈاکٹر ولائت شاہ صاحب کے صاحبزادے اور حضرت آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ کے بہنوئی تھے۔

محترم شاہ صاحب نے میٹرک تک تعلیم قادیان میں حاصل کی اور ایم اے انگلش علی گڑھ یونیورسٹی سے کیا۔ تمام ملازمت درس و تدریس کے شعبہ میں دار السّلام (تنزانیہ) میں کی۔ احبابِ کرام سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کھلاڑی کا اعزاز

○ عزیز منور لقمان ابن مکرم چوہدری یوسف ناصر صاحب واقف زندگی کوارٹر تحریک جدید ربوہ نے درج ذیل اعزازات حاصل کئے ہیں۔ عزیز کے لئے مزید کامیابیاں حاصل ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

انڈر-۱۶ انٹر پراونشل نیشنل سوئمنگ چیمپئن شپ منعقدہ ۲۰'۲۱'۲۲ اگست ۱۹۹۴ء میں عزیز منور لقمان نے ۴۰۰ فری سٹائل میں اول پوزیشن حاصل کی اور نیا ریکارڈ قائم کیا جو کہ پچھلے ریکارڈ سے ۱۱ سیکنڈ بہتر ہے اس کے علاوہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۷- تبوک ۱۳۷۳ ھش ۲۷- ستمبر ۱۹۹۴ء

علم اور علم اور مزید علم

چاہئے تو یہ کہ بچے کو سکول میں داخل کیا جائے تو اس کی تعلیم اس وقت تک جاری رکھی جائے جبتک کہ وہ دستور کے مطابق علم کی آخری ڈگری حاصل نہ کر لے لیکن بوجوہ یہ بات ممکن نہیں ہوتی۔ کچھ لوگ بچپن میں پڑھنا نہیں چاہتے۔ کچھ لوگ اپنی غربت کی وجہ سے بچوں کو زیادہ دیر تک تعلیمی اداروں میں نہیں رکھ سکتے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ تھوڑا سا ہی علم حاصل کر پاتے ہیں اور پھر ساری زندگی اس تھوڑے سے علم پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

ماہرینِ تعلیم نے اس بات پر غور کر کے ایک نیا طریق ایجاد کیا ہے اور وہ اوپن یونیورسٹی کا ہے۔ کئی ملکوں نے اس طریق پر علم کے فروغ کا انتظام کیا ہے۔ پاکستان بھی اب ان ملکوں کی فہرست میں شامل ہے۔ برطانیہ جہاں حصولِ علم کی ہر آسانی میسر ہے وہاں بھی دیکھا گیا ہے کہ ایک کثیر تعداد کو مزید علم حاصل کرنے کے مواقع نہ ملے اور بعد میں انہیں خیال آیا کہ اس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے اور اب لاکھوں کی تعداد میں۔ مرد اور عورتیں۔ وہاں کی اوپن یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اسے تعلیم بالغاں بھی کہتے ہیں۔ اگرچہ آج سے کچھ عرصہ پہلے تعلیمِ بالغاں کا مطلب یہ بھی لیا جاتا تھا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو قاعدہ اور ایک دو ابتدائی کتابیں پڑھا دیں اور انہیں تھوڑا سا لکھنا بھی سکھا دیں۔ لیکن اب یہ بات یکسر بدل گئی ہے۔ ہر بڑی سے بڑی ڈگری اور علم کے ہر شعبہ کی تعلیم آپ حاصل کر سکتے ہیں ٹی وی پر ہم نے ایک برطانوی خاتون کا نام سنا جس کے متعلق بتایا گیا کہ وہ اوپن یونیورسٹی (برطانیہ) سے ڈگری حاصل کرنے والی ایک لاکھویں خاتون ہیں۔ اس نے انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی اور جس فرم میں وہ کام کرتی ہے اس فرم نے اس ڈگری کی پوری پذیرائی کی۔

یہ ساری باتیں بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان بھی ان ممالک میں شامل ہے جہاں اوپن یونیورسٹی کے ذریعہ تعلیم دی جاتی ہے یہاں ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو پڑھائی کو درمیان ہی میں چھوڑنے پر مجبور ہو جاتی ہے اور اپنے گذارے کے لئے کام کاج شروع کر دیتی ہے۔ اب تک تو یہ ہوتا رہا ہے کہ جہاں پڑھائی چھوڑی وہیں رک گئی لیکن اب ایسے مواقع میسر ہیں کہ آپ چاہے فارغ ہوں یا برسرِ روزگار اپنی تعلیم کو آگے بڑھا سکتے ہیں۔ اوپن یونیورسٹی کے ذریعہ آپ ہر قسم کی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں یہ ایک ایسی آسانی ہے جس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ہم اپنے احمدی دوستوں (اور بہنوں) کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں کہ حصولِ علم کی اس سہولت سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔

وہ جو اپنی تعلیم کو تعلیمی اداروں میں جاری رکھ سکتے ہیں وہ تو ضرور رکھیں لیکن اگر کسی وجہ سے تعلیم ادھوری رہ گئی ہے۔ یا خاصی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بھی مزید تعلیم حاصل کرنا ہے تو وہ اس آسانی سے فائدہ اٹھائیں۔ علم حاصل کریں۔ علم حاصل کرتے رہیں اور زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں۔

کوئی مانے یا نہ مانے سب کا ہے کچھ کچھ قصور
ورنہ سارے ملک میں کس طرح ہوتا یہ فتور
ہم خدائے قادرِ مطلق سے کرتے ہیں دعا
تیرہ و تاریک ہر دل کو بنا دے شمعِ نور

ابوالاقبال

عروس البلاد

ورائے وہم وگماں تھی یہ بات میرے لئے
بگولے رقص کریں گے مرے چمن میں کبھی

وہ جوئے شیر جو اک کوہکن نے دی تھی مجھے
بہے گا خوں میرا اس جوئے کوہکن میں کبھی

وہ شہر جس کو عروس البلاد میں نے کہا
لپٹ کے آئے گا شعلوں کے پیرہن میں کبھی

مزاجِ تیرہ شباں چھین لے گا نور اس کا
رہیں گے بے ہنر آکر دیارِ فن میں کبھی

نچوڑ ڈالے گا ابلیس اس کا خونِ وفا
جو موجزن ہوا اس کے عروقِ تن میں کبھی

میری ہی نسل کے لوگوں نے دی شکست ان کو
جو ولولے جو عزائم تھے میرے من میں کبھی

دیار بیم و رجا ہے کہ اک مسافرِ شب
کرے جو شب بَسَری بھیڑیوں کے بن میں کبھی

ہر ایک سمت ہے ابلیس کا جنوں رقصاں
دیارِ شوق کی خلوت میں انجمن میں کبھی

جفا و جورِ حوادث کی نذر کیسے ہوئی
وہ مشک بند تھی جو آہوئے ختن میں کبھی

گلی گلی میں الٰہی ہوائے خیر چلے
نفوذِ شر نہ ہو یارب میرے وطن میں کبھی

وطن کے دیدہ وروں کو وہی لگن ہو عطا
میں سیلِ خون سے گزرا تھا جس لگن میں کبھی

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد

حضرت سرور سلطان صاحبہ

(بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب)

اماں کو فوت ہوئے ایک زمانہ گزر گیا۔ اس وقت ان کے بارے میں کچھ لکھنا چاہا مگر ہمت نہ پڑی لیکن یہ خواہش ہمیشہ زندہ رہی اور آج دعا کی درخواست کے ساتھ کچھ لکھنے بیٹھا ہوں۔

اماں حضرت مولوی غلام حسن خانصاحب پشاوری کی بیٹی تھیں جو حضرت بانی سلسلہ کے قدیم ترین رفقاء میں سے تھے جن کا ذکر حضرت صاحب نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں کیا ہے اور اس کے بعد ۳۱۳ رفقاء کی فہرست میں جو ۱۸۹۶ء میں بطور نشان تیار کرائی گئی تھی ان کا ذکر خیر موجود ہے اور سرحد کے علاقہ اور جماعت میں معروف شخصیت رکھتے تھے۔

بدقسمتی سے حضرت امام جماعت احمدیہ اول کی وفات پر جو تفرقہ اٹھا اس میں وہ غیر مبائعین جماعت میں شامل ہو گئے اور ان کا رشتہ قادیان سے منقطع ہو گیا۔ چونکہ ان کا ذکر چل پڑا ہے اس موقعہ پر ایک قیمتی اور سبق آموز شہادت کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں ان کی امامت سے اور جماعت سے علیحدگی کا ابا جان حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بڑا دکھ تھا اور وہ اس بارے میں ہمارے نانا جان کی خدمت میں خطوط لکھتے رہتے تھے۔ ۱۹۳۹ء کے جوبلی کے جلسہ کے موقع پر آپ کی دعوت پر نانا جان قادیان تشریف لائے۔ اس کے بعد شاید دو ایک مرتبہ بعد میں بھی آئے اور اغلباً ۱۹۴۲ء میں جب میں چھٹی پر گھر آیا تو نانا جان آئے ہوئے تھے اور اس کمرہ میں قیام تھا جو ہمارے گھر کی گلی اور بیت اقصیٰ کی طرف جو راستہ تھا اس کے کونے پر ہے۔ میں ملنے گیا بی بی بھی ساتھ تھیں مل کر خوش ہوئے اور بی بی کو دیکھ کر کہا کہ مظفر احمد یہ تو "نجیب الطرفین" ہیں یعنی حضرت بانی سلسلہ کی پوتی' حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی بیٹی اور حضرت امام جماعت احمدیہ اول کی نواسی۔ باتوں باتوں میں میں نے نانا جان سے پوچھا کہ آپ قریباً ۴۰ سال علیحدہ رہے اب کس طرح بیعت کی۔ جو چھوٹا سا فقرہ جواباً کہا وہ بہت گہرا اور سبق آموز تھا فرمانے لگے کہ "میں اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کو رد نہیں کر سکتا" پھر خود ہی اس کی تشریح فرمانے لگے۔ فرمایا کہ جب ہم علیحدہ ہوئے تو جماعت میں زیادہ بااثر اور معتمد شمار ہوتے تھے۔ پھر اپنا ہیڈ کوارٹر لاہور چنا جہاں بغیر ہمیں ملنے کی غرض کے لوگوں کی عام آمد و رفت تھی کیونکہ وہ اہم شہر تھا اور صوبے کا دار الخلافہ۔ ادھر قادیان جانے کے لئے خاصی مشقت کرنی پڑتی تھی۔ ریلوے سٹیشن سے گیارہ بارہ میل کے فاصلہ پر تھا اور یکوں پر تکلیف دہ سفر ۳ گھنٹے سے زائد کا تھا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم نے جو عقیدہ پیش کیا وہ بہت نرم تھا لیکن باوجود اس کے ہم دن بدن کمزور اور تعداد میں کم ہوتے گئے لیکن امامت سے وابستہ حصہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا گیا۔ میں نے سمجھا کہ میری سمجھ کا قصور تو ہو سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ اس پر نانا جان نے حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھا کہ بعض مسائل مجھ پر اب بھی صاف نہیں کیا ان میں اختلاف رکھتے ہوئے میں بیعت کر سکتا ہوں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جواباً فرمایا کہ ہاں آپ بیعت کر سکتے ہیں لیکن اختلافی مسائل کی جماعت میں تشہیر کی اجازت نہیں ہو سکتی کیونکہ اس سے فتنہ کا دروازہ کھلتا ہے۔ آپ دعا کریں میں بھی دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ وہ مسائل بھی آپ پر حل کر دے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خیر اب میں اصل مضمون کی طرف لوٹتا ہوں اس موقع پر ایسی قیمتی شہادت کا ذکر تاریخ میں محفوظ کرانا ضروری سمجھتا تھا۔

اماں کی لمبی بیماری پر ہمارے ایک ماموں عبد الرحمان خان صاحب ملازمت سے فراغت کے بعد ربوہ تشریف لے آئے تا اپنی بہن کے قریب رہ سکیں پھر اپنی وفات تک وہ ربوہ میں ہی رہے اور اپنی وفات سے پہلے مجھ پر یہ احسان کیا کہ نانا جان کے نام جو حضرت بانی سلسلہ یا حضرت صاحب کی طرف سے خطوط محفوظ تھے وہ مجھے دے دیئے ان میں ایک خط وہ بھی تھا جس میں حضرت بانی سلسلہ کی طرف سے ابا جان کے لئے رشتہ کا پیغام بھی تھا اگر ممکن ہوا تو اس کا عکس پیش کر دوں گا اور اس وقت کے ڈاکخانہ کے لفافوں پر حضرت بانی سلسلہ کے اپنے لکھے پتہ جات بھی۔

اس لمبے عرصہ میں جو ۴۰ سال کے قریب بنتا ہے اماں نے والدین سے تعلق اور ان کا احترام تو قائم رکھا اور گرمیوں کی چھٹیوں میں بچوں کو لے کر چند ہفتوں کے لئے ماں باپ کے بھی جاتی تھیں لیکن جہاں تک عقائد کا سوال ہے اور امامت سے وابستگی کا تعلق ہے اس پر بڑی پختگی سے قائم رہیں اور والدین کے اختلاف عقائد سے کوئی اثر قبول نہیں کیا ذاتی رشتہ کے تعلق کی پختگی اور ان کے عقائد سے بیزاری کا عجیب امتزاج تھا لیکن بغیر کسی بدمزگی کے۔

اماں کی شادی نوعمری میں ہوئی ہمارے ننھیال میں ان کے ہاں گھر میں فارسی بولتے تھے اور باہر دوسروں سے میل جول میں پشتو۔ سو اماں ان دونوں زبانوں سے واقف تھیں لیکن اردو اور خصوصاً پنجابی کی شدھ بدھ نہ تھی۔ شروع میں قادیان آئیں تو قادیان میں جو خاندان سرحد سے آکر آباد ہو چکے تھے ان کی مستورات کا گھر میں زیادہ آنا جانا رہتا تھا۔ نوعمری میں شادی کا ایک بے بہا پھل ہماری بڑی بہن امۃ السلام بیگم کی ولادت کی صورت میں آیا جنہیں اکیلے یہ فخر حاصل رہا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے انہیں گود میں اٹھایا اور کھلایا اور باقیوں کی پیدائش حضرت بانی سلسلہ کے وصال کے بعد کی ہے۔ اماں کی طبیعت میں غریب پروری غرباء سے گہری ہمدردی اور یکساں سلوک امتیازی طور پر نمایاں تھے ان کی خوشیوں اور غم میں شریک ہوتی تھیں طبیعت میں غصہ بھی تھا لیکن بڑا وقتی اور سطحی اور ایک لحظہ میں جاتا رہتا تھا۔

بڑی مہمان نواز تھیں اور مہمان کے ہر قسم کے آرام کا خیال بڑی توجہ سے کرتی تھیں۔ محنت کی عادی تھیں اور گھر میں کسی قسم کے کام سے عار محسوس نہ کرتی تھیں۔ اپنے ہاتھ سے کام بڑے شوق سے کرتی تھیں۔

ہمارے بچپن کے ایام میں قادیان کی زندگی بڑی پرسکون اور سادہ تھی مجھے یاد ہے کہ سکول جانے سے پہلے اماں خود بچوں کے لئے ناشتہ تیار کرتیں۔ چائے پشاوری روغنی پیالوں میں پراٹھوں کے ساتھ یا رس بکرم کے ساتھ۔ چولہے کے ارد گرد پیڑھیوں پر بیٹھے ہمیں ناشتہ کراتیں اور سکول جانے سے پہلے دعاؤں کے ساتھ رخصت کرتیں۔ چولہے مٹی کے ہوتے تھے جس میں لکڑی جلتی تھی اور یہ عمل بڑی محنت چاہتا تھا لکڑی اکثر گیلی ہوتی اور باورچی خانہ دھوئیں سے بھر جاتا تھا۔

بچوں کی بیماری میں ان کا بہت خیال رکھتیں۔ دوائی پلاتے وقت یا شافی یا کافی کچھ اس سوز اور درد سے کہتیں کہ ان کی یہ دعائیہ آواز آج بھی برسوں بعد میں میرے کانوں میں گونج جاتی ہے اور اب بھی دوائی کھاتے وقت بے اختیار یہ دعائیہ کلمات خاموشی سے زبان پر جاری ہو جاتے ہیں۔

اماں دل اور ہاتھ کی بہت سخی تھیں اور یہ وصف اپنی طاقت سے بڑھ کر نمایاں ہو جاتا تھا۔ جماعت کی مالی حالت ان دنوں بڑی کمزور تھی اور بعض دفعہ کئی کئی مہینوں کے گزارہ الاؤنس ادا نہ ہوتے تھے خصوصاً ان ایام میں پرچیوں کا رواج تھا اور بازار سے سودا پرچیوں پر آجاتا تھا جو بعد میں اکٹھا ادا ہوتا تھا۔ ابا جان کو قرضہ یا کسی کی رقم کی ادائیگی کی تاخیر سے بڑی وحشت تھی اور ایسی صورت میں جب علم ہوتا تو بہت جلد سارا حساب کر کے رقم ادا کرتے۔ اس ضمن میں دونوں میاں بیوی اپنی طبیعت سے قدرے مجبور تھے۔

اماں کی طبیعت میں بظاہر سختی کے متعلق اوپر لکھ چکا ہوں۔ اس سلسلہ میں ایک دلچسپ بات اور شہادت کا بھی ذکر کر دوں۔ جب میری شادی کا پیغام گیا تو ہماری بڑی پھوپھی جان (حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ) نے حضرت صاحب کے اشارہ پر بی بی سے بات کی اور اس طرح شروع کی کہ میاں بشیر منجھلے بھائی کے بچوں کی شادیاں بھی اب ہوں گی میرے چھوٹے بھائی حمید احمد کے نام سے بات شروع کی تو اس پر بی بی (امۃ القیوم) بولیں کہ اماں کی سخت طبیعت کے تاثر کی وجہ سے ان کے بچوں کو کون اپنی بیٹی دینے پر راضی ہو گا۔ حضرت صاحب کو جب یہ بات پہنچی تو انہوں نے بی بی کو خط لکھا کہ اماں کی طبیعت میں سختی ضرور ہے لیکن دل کی بہت اچھی ہیں۔ اتنے سالوں سے ہمارے ساتھ ہیں بڑی پیار کرنے والی ہیں۔ میرا نام لے کر کہا کہ اس نے ایک بلی پال رکھی ہے اس سے اتنا پیار کرتی ہیں کیا تم سے نہیں کریں گی ہاں اگر کوئی اور وجہ ہے تو یہ اور بات ہے میں اس معاملہ میں دعا بھی کروں گا۔ حضرت صاحب کی دعا کا اثر ہو گا کہ بی بی کی طبیعت میں انشراح پیدا ہوا۔ اس میں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ اصل چیز دعا کی برکت ہے جس پر والدین کو انحصار رکھنا چاہیئے۔

بی بی کہتی ہیں کہ شادی کے بعد یہ حال رہا کہ اماں نے مجھ سے بے حد پیار اور شفقت کا سلوک کیا اور قادیان کے زمانہ تک یہ حالت رہی کہ جب میرے دو چھوٹے بھائیوں کی شادی ہوئی تو ہمارا کمرہ بھی دلہن کی طرح سجایا۔ پاکستان بننے کے بعد تو عرصہ تک سب کو بے گھر ہو کر ہی رہنا پڑا۔

شفقت اور پیار کی بات چلی تو ایک اور واقعہ بھی یہاں لکھ دوں۔ اماں کو ساجدہ (بنت وقیع الزماں خان ان کی پہلی بیوی سے) سے بہت پیار تھا۔ کئی روز سے اس کی طرف سے کوئی خط یا اطلاع نہ آئی تو طبیعت میں گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ ملازمہ سے کہا کہ جاؤ اس کی نانی کے جا کر پتہ کرو کیا بات ہے۔ خیریت سے تو ہے۔ ملازمہ کہنے لگی کہ آپ کی بیٹی امۃ المجید (جن سے وقیع الزماں کی شادی ہوئی تھی) کے بیٹی ہوئی ہے اسی مصروفیت یا بیماری میں ساجدہ خط نہ لکھ سکی ہو گی۔ اماں کہنے لگی مجھے اس نوزائیدہ بچی کا اتنا خیال نہیں مجھے تو اس جوان جہان کا فکر ہے تم جاؤ اور پتہ کرو۔ غرضیکہ جن سے تعلق ہو وہ بہت گہرا ہوتا تھا۔ آج کل ساجدہ بیمار رہتی ہیں دوست انہیں بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اس سلسلہ میں ایک اور بات بھی یاد آگئی۔ اماں بیمار ہو کر اچانک لاہور آئیں انہیں دنوں ایک روز میرا ایک سرکاری دورہ پر ہندوستان جانے کا پروگرام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا۔ دوسرے افسران کی بیگمات کا بھی ساتھ جانے کا پروگرام تھا۔ بی بی کا بھی پروگرام بن گیا لیکن اماں کی بیماری کی وجہ سے انہوں نے اپنے جانے کا پروگرام ملتوی کر دیا اور مجھے کہا کہ اماں کو پتہ نہ چلے کہ میں بھی جا رہی تھی۔

مگر اماں کا اصرار تھا تم بھی جاؤ سیر ہو جائے گی۔ بی بی کو اچانک سخت نزلہ ہو گیا تو انہوں نے اماں کو کہا لیں اب تو مجھے زکام اور بخار بھی ہو گیا ہے میں نہیں جاتی اماں نے اس پر چنے کی تھیلیاں بنا کر انہیں گرم کر کے ٹکور کا اہتمام کیا خدا کے فضل سے زکام اور بخار جاتا رہا۔ اب نہ جانے کا ایک ہی بہانہ باقی تھا کہ اماں کی طبیعت اچھی نہیں لیکن اماں نے کہا میرے ساتھ میری ملازمہ آئی ہوئی ہے گھر میں دوسرے ملازم بھی ہیں دو چار روز کی بات ہے یہ میرا خیال رکھ لیں گے تم ضرور جاؤ ایک پیار اور شفقت کا سلوک تھا کہ دوسروں کی خوشی کی خاطر اپنے آرام کا خیال حائل نہ ہونے دیا۔

گھر میں کام کرنے والوں سے بڑی ہمدردی اور مروت کا سلوک کرتی تھیں۔ ابا جان کے پاس ان کے کام لئے ایک لڑکا بشیر رہتا تھا جس نے ساری عمر بڑی محنت اور وفاداری سے اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔ ہجرت کے معاً بعد لاہور میں قیام کے دوران اماں کبھی اس کو کسی کام لئے باہر یا بازار وغیرہ بھیجتی تو اگر اندازے سے زیادہ تاخیر ہوتی تو بہت گھبراتی تھیں کہ نہ معلوم کہیں کسی حادثہ کا شکار نہ ہو گیا ہو۔ لیکن وہ پہنچ جاتا تھا تو سارا برا بھلا بھول جاتی تھیں۔ کھانا جو اس کے لئے رکھتی تھیں وہ اسے دیتیں جا دفع ہو اور جا کر اپنا کھانا کھاؤ ایک اپنائیت کے رنگ میں یہ فقرات کہتی تھیں۔

اماں کی بیماری میں بہت لمبا عرصہ احمدہ بی بی نے آپ کا بہت خیال رکھا اور بیمار کی خدمت کا پورا حق ادا کیا۔ اس کے بیٹے مقصود خان جسے سودا کہہ کر گھر میں پکارا جاتا تھا اور احمدہ بی بی کی بیٹیوں کا بہت خیال رکھتیں اور ان سے اپنے پوتے پوتیوں نواسے نواسیوں کی طرح سلوک کرتیں۔

مستورات جو بہت باقاعدگی سے آتی تھیں اور جن کا اکثر آنا جانا رہتا تھا ان میں غربا کی کافی تعداد تھی۔ لال پری جو سرحد سے آ کر قادیان میں آباد ہو گئی تھیں اور ربوہ کے زمانے میں کافی کمزور اور ضعیف ہو گئی تھیں وہ جب آتیں تو ان کی واپسی کا انتظام کرواتیں۔ بشیر کو کہہ کر تانگہ منگوا کر گھر بھجواتیں اور ساتھ کہتیں کہ تم کمزور ہو گئی ہو کم نکلا کرو کہیں گر کر چوٹ نہ لگ جائے۔ لیکن جب وہ کچھ روز نظر نہ آتی تو بشیر کو بھیج کر بلاتیں اس مروت کا سلوک زندگی بھر رہا۔

حضرت اماں جان سے گہری عقیدت‘ احترام اور تعلق تھا صبح کے ناشتے اور دوسرے کاموں سے فارغ ہو کر جب ابا جان دفتر چلے جاتے اور بچے سکول تو ان کا قریباً روزانہ کا معمول تھا کہ دوپہر کے کھانے تک اماں جان کی پاکیزہ صحبت میں وقت گزارتیں حضرت اماں جان فرمایا کرتی تھیں میرے دل میں سرور سلطان (اماں کا نام) کی بہت قدر ہے یہ میرے بیٹے کا بہت خیال رکھتی ہیں۔ اماں نماز روزہ تلاوت قرآن کریم کی سختی سے پابند تھیں اور ان کی ان عبادات کے سینکڑوں نظارے میرے بچپن کے ایام سے میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔

وہ خط جس میں ابا جان کی اماں سے رشتہ کی تجویز تھی اور حضرت بانی سلسلہ کی طرف حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب نیازی کے نام لکھا گیا تھا اس کی نقل پیش خدمت ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مبارک مکتوب
حضرت مولانا غلام حسن خاں نیازی کے نام

محبی مکرم اخویم مولوی غلام حسین صاحب سلمہ
(نقل مطابق اصل۔ ناقل)

"اس سے پہلے اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے برخوردار محمود احمد کے رشتہ ناطہ کے لئے عام دوستوں میں تحریک کی تھی اور آپ کے خط کے پہنچنے سے پہلے ایک دوست نے اپنی لڑکی کے لئے لکھا اور محمود نے اس تعلق کو قبول کر لیا بعد اس کے آج تک میرے دل میں تھا کہ بشیر احمد اپنے درمیانی لڑکے کے لئے تحریک کروں جس کی عمر دس برس کی ہے اور صحت اور متانت‘ مزاج اور ہر ایک بات میں اس کے آثار اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ اور آپ کی تحریر کے موافق عمریں بھی باہم ملتی ہیں اس لئے یہ خط آپ کو لکھتا ہوں اور میں قریب ایام میں اس بارے میں استخارہ بھی کروں گا اور بصورت رضامندی یہ ضروری ہو گا کہ ہمارے خاندان کے طریق کے موافق آپ لڑکی کو ضروریات علم دین سے مطلع فرمائیں اور اس قدر علم ہو کہ قرآن شریف باترجمہ پڑھ لے نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج کے مسائل سے باخبر ہو اور نیز بآسانی خط لکھ سکے اور پڑھ سکے اور لڑکی کے نام سے مطلع فرماویں اور اس خط کے جواب سے اطلاع بخشیں۔ زیادہ خیریت ہے"

(الفضل ۲۷۔ جولائی ۱۹۴۶ء ص ۳
تاریخ احمدیت جلد سوم ص ۲۳۰۔۲۳۱)

نبی کریم ﷺ کا یہ قول ان کے سب اقوال کی طرح بڑا سچا اور گہرا ہے کہ جنت ماں کے قدموں کے تلے ہے۔ جہاں ایک طرف ماں کی بچوں کی تربیت کی اہمیت پر تاکید کرتا ہے وہاں ایک اور رنگ میں بچوں پر ماں باپ کی خدمت اور ان کی دعاؤں سے فیضیاب ہونے کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ مجھے یہ لکھتے ہوئے بڑا حجاب ہے لیکن الاعمال بالنیات کے سہارے اور اس خواہش میں کہ شاید میری یہ بات کسی لاپرواہ بچے میں ماں باپ کی خدمت کے جذبہ کو ابھارے لکھ رہا ہوں۔ انگلستان سے ۱۹۳۹ء میں واپسی پر جب نے ملازمت شروع کی اس وقت سے لے کر ۱۹۶۹ء اماں کی وفات تک مجھے ایک ماہ بھی ایسا یاد نہیں جس میں میں نے اماں کی کوئی نہ کوئی خدمت کسی رنگ میں نہ کی ہو۔ لیکن باوجود اللہ کے اس احسان کے اگر کوئی میرے دل کو ٹٹولے تو بعض مرتبہ اس میں حسرت کا پہلو غالب نظر آتا ہے اور حسرت سے کہہ اٹھتا ہوں کہ کاش میں یہ خدمت بھی کر سکتا کاش میں یہ خدمت بھی کر سکتا۔ اماں نے لمبی بیماری برسوں بستر پر کولہے کی ہڈی ٹوٹ جانے سے اور دیگر عوارض میں بڑے صبر سے بغیر کسی شکوہ و شکایت کے کاٹی۔ بعد میں جب ملک سے باہر جانے کا اتفاق ہوتا اور کسی معذور کو وہیل چیئر پر بیٹھے ہوئے گھومتے پھرتے دیکھتا تو دل چاہتا کہ کیوں نہ اماں کے لئے اس سہولت کو مہیا کیا۔ کم از کم گھر میں ایک کمرہ سے دوسرے کمرہ یا صحن میں جا سکتیں۔

ماں کا وجود خدائے رحیم و رحمان کے فیض کا مظہر ہے اور میرے نزدیک قدرت کا ایک حسین ترین شاہکار ہے۔ بچے کی پیدائش پر اس کے پہلے سانس سے اس کی وفات پر آخری سانس تک وہ اس کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہتی ہے۔ اپنی راتوں کی نیند اس کی تیمارداری اس کے سکون کے لئے قربانی کرتی ہے بغیر کسی معاوضہ یا اس کی توقع کے۔ بچے سے لاپرواہی بھی ہوتی ہے لیکن اس کی محبت اور خدمت کا دریا اسی پہلی سی تیز رفتاری کے ساتھ بہتا چلا جاتا ہے۔ دنیا کی کوئی دولت ڈھونڈے سے بھی ایسی خدمت کسی قیمت پر خرید نہیں سکتی۔ جیسا کہ میں نے لکھا ہے ماں کی ذات قدرت کا ایک حسین ترین شاہکار ہے شاید اس لئے قدرت کا ہر حسین ترین منظر مجھے اپنی ماں کی یاد دلاتا ہے۔ ایک مرتبہ میرے دوست مکرمی چوہدری شاہ نواز صاحب نے یورپ کے سفر کا اکٹھے اہتمام کیا۔ دو موٹروں میں ہم نے یہ سفر کیا۔ چوہدری صاحب کی بیگم آپا مجیدہ ان کے بیٹے عزیزم منیر اور دونوں بیٹیاں امتل اور باری سب تھے چوہدری صاحب نے اپنی خداداد انتظامی قابلیت کے تحت ہمارے قافلے کا ہر قسم کے آرام کا خیال رکھا اور سارا سفر بڑی اچھی طرح گزرا۔ جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے خوبصورت علاقوں میں سے ہم گزرے اور ٹھہرے۔ میں ان قدرتی اور خوشنما نظاروں کو دیکھ کر اماں کی یاد میں کھو جاتا تھا اور اللہ بھلا کرے دھوپ کی عینک کا کہ وہ میرے دل کی کیفیت کی رازدار رہی اور کسی پر میری یہ کیفیت ظاہر نہ ہونے دی۔

اماں نے بیماری کے کئی برس بستر پر گزارے اور بڑے صبر اور شکر سے گزارے اپنی زندگی کے آخری سال عید کے موقعہ پر ہم اسلام آباد سے ربوہ گئے۔ ملازمہ آئی کہ اماں آپ کو بلا رہی ہیں۔ میں عید تو مل چکا تھا۔ جب حاضر ہوا تو آپ نے مجھے ایک صد ایک روپیہ بطور عیدی کے دیئے۔ بچوں میں چھوٹی عمر میں عیدی کا رواج تو تھا اتنے سالوں کے وقفہ کے بعد مجھے یہ محسوس ہوا کہ شاید الوداعی عید دے رہی ہیں۔ میری طبیعت میں بڑا ہیجان تھا۔ میں جلدی سے کمرہ سے باہر آیا اور اس عیدی میں سے تبرکا" ایک روپیہ رکھ کر باقی سو روپے اپنے بھائی کی ایک بیٹی کو جس نے اعلیٰ نمبروں پر امتحان پاس کیا تھا اسے انعام کے طور پر دے دیئے۔ اس کوشش میں کہ یہ الوداعی عیدی ثابت نہ ہو۔ لیکن ہوا وہی جس کو میرے دل نے عیدی ملتے محسوس کیا۔

اماں کی لمبی بیماری میں میری بیوی نے جس لگن‘ پیار‘ محبت اور توجہ سے ان کی خدمت کی جہاں وہ ان کے نیک کردار پر دال ہے وہاں مجھ پر ایک احسان عظیم ہے جس کے بدلے کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنے فیض رحمت سے اس کی جزاء عطا فرمائے۔

دعا کے ساتھ اور دعا کی درخواست کے ساتھ اس مضمون کو ختم کرتا ہوں اے میرے مولا دیکھ ایک بے قرار روح اور بے چین دل رات کی کامل خاموشی میں تیرے حضور سجدہ ریز ہے تو سچے وعدوں والا ہے ایک مضطرب کی دردمندانہ پکار کو سن اور میرے ماں باپ کو اپنے پیار اور رضا کی چادر میں ڈھانپ لے اور جنت کی بہترین نعمتیں عطا فرما۔

بقیہ صفحہ ۵

ہمیشہ اپنے بیٹے کی طرح سلوک فرمایا۔ ایک سکھ خاتون "پورنی" اور ان کے خاوند دین حق سے متاثر ہو کر آپ کے پاس آ گئے آپ انہیں قادیان لے گئے جہاں وہ مکرم سید سرور شاہ صاحب کے ہاتھ پر احمدی ہو گئے۔ اور قادیان کے بعد ربوہ میں یہ خاتون فروکش ہوئیں۔ فاطمہ ان کا نام رکھا گیا تھا۔ آپ بیوہ ہو گئیں تو گھر میں کپڑے کی دکان چلا کر گزارہ کیا اور ہر ماہ کپڑا دادا جان لا کر فیصل آباد سے دیا کرتے تھے۔ یہ خاتون موصیہ تھیں اور مقبرہ بہشتی میں مدفون ہوئیں۔

کبھی کسی نے آپ کے متعلق شکوہ نہیں کیا اپنوں اور پرایوں کی خدمت کرنا آپ کا شیوہ تھا بچوں اور بڑوں سب سے پیار کرتے تھے۔ آخر میں قارئین سے سب بزرگان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر محمد رمضان

سوز و سازِ زندگی

سوز و سازِ زندگی میں ڈاکٹر محمد رمضان صاحب مزید کہتے ہیں:-

میرے ہر چیز میں لطیف سے لطیف احساسات اور ترتیب و عمل (ایمانیات، حقوق اللہ اور حقوق العباد) آخر الامر بفضلہ تعالیٰ اس حد تک پہنچ گئے کہ قولاً و فعلاً میں اس بات کا حتی الوسع پابند ہو گیا کہ اقارب اور دوسرے لوگوں کے حقوق بغیر مانگے ان کے پاس یا گھر جا کر ادا کئے جائیں اور یہ کہ سرکاری ڈیوٹی میں انتہائی دیانت اور انہماک کے ساتھ کام کے سوائے اشد ضرورت کے پرائیویٹ گفتگو بھی نہ کی جائے۔ اور بغیر اجازت یا اطلاع کے ذرا سے وقت کے لئے بھی غیر حاضر نہ ہوا جائے نیز وہاں کی کوئی چیز یہاں تک کہ سیاہی اور کاغذ بھی اپنے استعمال میں نہ لایا جائے۔ یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کی دین ہے اور یہی روح انبیاء علیہم السلام دنیا میں پیدا کرنے آتے ہیں اور شیاطین اس کے عین برعکس ہو جاتے ہیں۔ اور جب میں اس کے خلاف ہر جگہ ہوتے دیکھتا ہوں تو دل اللہ تعالیٰ کے حضور جذبات شکر و امتنان سے بھر جاتا ہے۔ جتنا جتنا انسان اللہ تعالیٰ کا عرفان اور قرب حاصل کرتا ہے اتنا اتنا ہی وہ ایسی چیزوں کا زیادہ خیال رکھتا ہے۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے ہرکہ عارف تر است ترساں تر۔ غرضیکہ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کے فرمودہ قوانین کے ماتحت کرنا ہی اور اسی پر بھروسہ رکھنا ہی صحیح تقویٰ ہے اور یہی اس کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے۔ (سب تعریف اس بات کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے' میں ایک بار پھر اس کی تعریف کرتا ہوں) کسب یعنی کوشش وغیرہ اسی وقت بار آور ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو پوری عقل اور ترتیب سے کرنے کی توفیق دے دے۔ ورنہ ایک فاتر العقل سے اس کی کہاں امید کی جا سکتی ہے۔ اس کو ٹریننگ اور تربیت کی توفیق بھی کسی کمی احساس یا کمزوری کی وجہ سے نہیں ملتی۔ پس اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی استعانت درکار ہے۔ لہٰذا اسی کے حضور سے اس کی توفیق مانگتے رہنا چاہئے۔

اپنے نفس کی اصلاح کے ساتھ ساتھ میں نے اپنے اہل و عیال خویش و اقارب اور دوسروں میں بھی یہ ۱۔ احساس صحیح جو نور ایمان (ایمان---) سے پیدا ہوتا ہے۔ (۲) کسی کام کو صحیح اصولوں اور ترتیب کے ماتحت کرنے کے متعلق سوچنا اور تیاری یعنی پلان (اخلاق فاضلہ) ۳۔ اعمال صالحہ مع عملی اصلاح (جن کے متعلق مجھ میں بفضل خدا انتھک اور بے پناہ جوش ہے اور جن کے بروئے کار لانے کے لئے میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہر آن کوشاں رہتا ہوں) پیدا کرنے کی پیہم کوشش کی۔ ان میں سے بعض نے تو فائدہ اٹھایا اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے کئی سعید روحوں کو ہدایت دی لیکن بعض نزدیکی عزیزوں اور دوسروں نے جن کی قلبی مناسبت اس طرف نہ تھی بلکہ دنیاداری ان کی زندگی کا مقصد تھا۔ انتہائی مخالفت اور مخاصمت کی۔ اور انہوں نے دل آزاری کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ لیکن میرے دل میں ان کے لئے کوئی کینہ و بغض نہیں بلکہ میں ہر وقت اپنے مولا کے حضور ان کے لئے اور اپنے لئے بھی معافی طلب کرتا رہتا ہوں کیونکہ ہم سب کمزور و ناتواں ہیں اور بہت سی باتیں صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے سرزد ہوتی ہیں۔ اگرچہ انہوں نے ہر طرح سے مجھے اپنی راہ پر لانے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے پائے ثبات کو لغزش سے بچائے رکھا۔ ان سے مجھے کوئی نقار نہیں۔ لیکن باوجود ان کی انتہائی مخالفت کے بدیوں سے بچنے کی میں انہیں ہر ممکن طریقہ سے تلقین کرتا رہا۔ کیونکہ اگر بدی میں لوگوں کی خواہش کے مطابق شرکت نہ بھی کی جائے۔ لیکن سوائے کسی خاص جائز مصلحت کے اس پر صاد کرنا بھی مناسب نہیں۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت بدی کے استیصال کا یہی ذریعہ ہے کہ اسے ہاتھ سے یا زبان سے روکا جائے۔ ورنہ دل میں تو کم از کم برا منایا جائے اور اس کی اصلاح کی اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی جائے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو رفتہ رفتہ بدی فروغ پائے گی۔ اور اس کے نتائج تباہ کن ثابت ہوں گے۔ یقیناً ان سب چیزوں کے کرنے کے لئے اپنے اور بیگانوں کی مخالفت کے مقابلہ میں اپنے نفس پر ایک فنا کی حالت وارد کرنے کی ضرورت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی میسر آ سکتی ہے۔ حق اور باطل کے معرکہ میں یہی ہوتا ہے۔ جب تک شیطان (فرمانبردار) نہیں ہو جاتا سچ یہی ہے کہ اگر ہر آن اللہ تعالیٰ کی استعانت طلب نہ کی جائے تو باوجود بدی کی اصلاح اور صحیح اصولوں پر عمل کرنے کے ذرا سی لغزش اور کوتاہی سے پوری کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ اور کری کرائی محنت ضائع ہو جاتی ہے۔ اصلاح کے صحیح قواعد کے ساتھ ساتھ نیک نیتی' نرمی' حکمت اور موقع شناسی بھی ضروری ہے۔

پس اگر انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حضور گرا رہے اور گریہ و زاری کرتا رہے اور ساتھ ساتھ اس کے بتائے ہوئے قوانین کو کماحقہ کام میں لائے تو اس کے فضل سے کامیابی اور اصلاح ہو جاتی ہے کیونکہ دل اسی کے قبضہ میں ہیں اور وہی ان میں تبدیلی پیدا کر سکتا ہے۔ ورنہ محض اسباب پورا فائدہ نہیں دیتے بلکہ دونوں چیزوں کا امتزاج حقیقی کامیابی کا ضامن ہے۔

بدی جب پیدا ہو جائے تو اس سے نجات بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ پس ضروری یہی ہے کہ اس سے حتی الوسع بچا جائے اور نیکی کی راہ اختیار کی جائے جس سے بدی خود بخود کالعدم ہو جاتی ہے۔ تقویٰ کا مقام تو یہی ہے کہ انسان اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اور اس ارفع مقام تک پہنچنے کی کوشش کرے جہاں وہ ذات پاک خود ہر طرح سے اس کا کفیل ہو جائے۔ اس کے فرمودہ اصولوں پر پورا پورا عمل کرے اور بھروسہ اس کی ذات پر ہو کہ رضائے الٰہی یہی ہے۔ یہ تحریر ۲۳۔ جون ۱۹۵۸ء کو لکھی گئی۔

یاد رفتگان ○○○○○○○○○○○○○○○○○○

اقبال احمد نجم۔ ایم اے شاہد

محترم بابو محمد بخش صاحب انبالوی

آپ ربوہ کے محلہ دارالرحمت وسطی میں رہتے تھے۔ ۱۹۴۷ء میں نقل مکانی کر کے پاکستان آئے اور کیمبل پور میں سول جج کے ریڈر ہو گئے۔ ۱۹۵۰ء میں وہاں سے ریٹائر ہوئے۔ اور مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت راولپنڈی کے مشورہ سے ربوہ میں مستقل سکونت پذیر ہو گئے۔ آپ نے اپنی ملازمت کے دوران کبھی کسی سے رشوت نہیں لی۔ ریٹائر ہوئے تو ایک چھوٹا سا سادہ سا مکان بنا کر رہائش اختیار کر لی۔

۱۹۵۰ء میں ہی آپ نے وقف بعد ریٹائر منٹ کیا۔ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کو ایک کارکن کی ضرورت تھی مکرم شمس صاحب ہی آپ کو لیکر منظوری کے لئے حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے ۶۰ روپے ماہانہ پر منظوری دے دی۔ اور آپ ادارہ الشرکتہ الاسلامیہ کے تحت مینیجر ضیاء الاسلام پریس کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ اور یہ سلسلہ خدمت تادم وفات قائم رہا۔ اور مجموعی طور پر آپ کو ۲۷ سال خدمت کا موقع ملا۔ آپ کو اپنے کام سے عشق تھا۔ کبھی لاہور سے کاغذوں کا ٹرک لا رہے ہوتے کبھی الفضل اور دیگر رسالہ جات اور ادارے کی کتب چھپوا رہے ہوتے۔ ہر وقت مگن رہتے اور مصروفیت کا یہ عالم ہو جاتا کہ بعض اوقات کھانا پینا بھی بھول جاتے۔

آپ خود احمدی ہوئے تھے ۱۹۱۴ء میں میٹرک کر لینے کے بعد محترم میراں بخش صاحب جنہوں نے راہ خدا میں جان قربان کی ان کی دکان پر کام کرنے لگے۔ آپ ایک احمدی تاجر تھے۔ ان کی دکان پر ہی الفضل کا مطالعہ کرتے رہے۔ اور جلسہ سالانہ قادیان میں جا کر شامل ہوئے اور احمدیت قبول کر لی۔ گھر میں اور محلہ میں ماحول احمدیت کے لئے ناساز گار تھا مگر آپ کے پایہ ثبات میں ذرا لغزش نہیں آئی۔ میرے والد آپ کی واحد نرینہ اولاد ہیں۔ پشت ہا پشت سے ایک ایک نرینہ اولاد ہی چلی آ رہی تھی۔ میرے والد صاحب نے جب میٹرک کر لیا تو انہیں بھی جلسہ سالانہ پر قادیان لے گئے جو حضرت امام جماعت الثانی کا پرنور چہرہ دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ اور احمدیت قبول کر لی۔ کالج کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی علوم بھی سیکھتے رہے۔ اور دونوں باپ بیٹا داعی الی اللہ بن گئے۔ آپ کو اللہ نے تین پوتے عطا فرمائے آپ کہا کرتے تھے کہ یہ سب احمدیت کی برکت ہے۔ ورنہ معمول تو واحد نرینہ اولاد کا ہی چلا آ رہا تھا۔ خاکسار نے جب وقف کیا تو بہت مسرور ہوئے ۱۹۷۳ء میں سپین کے لئے خود روانہ فرمایا۔ مگر ۱۹۷۷ء میں جب واپس آیا تو آپ اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔ آپ موصی تھے۔ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

محترم میراں بخش صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا اور وہ راہ خدا میں قربان ہو گئے۔ ان کا ایک چھوٹا سا بیٹا بشارت احمد تھا۔ گارڈین شپ کے مقدمہ میں جسٹس دین محمد صاحب نے فیصلہ امیر جماعت انبالہ بابو عبدالرحمٰن صاحب کے حق میں اور بچے کے نانا کے خلاف کیا اور کہا کہ بچے کے گارڈین اس کے والد کے مذہب پر ہوں۔ چنانچہ یہ گارڈین شپ دادا جان کے نام منتقل کی گئی اور امیر جماعت صاحب نے کہا کہ اپنے استاد کے بیٹے کی دیکھ بھال کرو۔ آپ نے ان کی تعلیم کا بندوبست قادیان میں کیا۔ ان کی شادی احمدیوں میں کی۔ ربوہ میں زمین لے کر دی۔ اور پائی پائی کا حساب کر کے ان کی رقم ان کو واپس دی۔ وہ اب فیصل آباد میں برسر روزگار ہیں۔ آپ نے ان کے ساتھ

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سربوں پر نیٹو کے طیاروں کی بمباری

لگتا ہے کہ بوسنیا کے مظلوموں کی سنی گئی ہے۔ سرب ظالم اب اپنے انجام کو پہنچنے والے ہیں۔ بوسنین مسلمانوں کے لئے کی گئی عالمی دعائیں رنگ لا رہی ہیں۔ گزشتہ روز نیٹو کے طیاروں نے سربوں کے ٹھکانوں پر بمباری کی۔ اور سرب فوجیوں کو اور ان کے ہتھیاروں کو نقصان پہنچایا۔ نیٹو کے ترجمان نے کہا ہے کہ اگر سربوں نے مسلمانوں پر اپنے حملے بند نہ کئے اور سراجیوو کا محاصرہ ختم نہ کیا تو وہ اور بھی حملے کریں گے۔ یہ فضائی حملے نیٹو کی طرف سے چند دن قبل وارننگ جاری ہونے کے بعد کئے گئے ہیں۔

بوسنیا کے وزیر اعظم مسٹر حارث سلاجک نے کہا ہے کہ نیٹو نے بالآخر صحیح قدم اٹھایا ہے اور ظالم اور مظلوم کے درمیان فرق کر لیا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اب دنیا بوسنین مسلمانوں کا موقف بہتر طور پر سمجھنے لگے گی۔

یاد رہے کہ چند دن قبل نیٹو کی طرف سے یہ دھمکی دی گئی تھی کہ وہ سربوں اور مسلمانوں کے ٹھکانوں پر حملہ کریں گے اس پر بوسنیا کے وزیر اعظم نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ ظالم اور مظلوم میں کوئی فرق نہیں کیا جا رہا حملہ آور سربوں اور جارحیت کا شکار ہونے والے مسلمانوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکا جا رہا ہے۔

نیٹو کے طیاروں نے سربوں پر حملہ کر کے ان کو سبق سکھانے کی ابتداء کر دی ہے۔ بوسنیا کے بارے میں ۵ ملکوں امریکہ روس برطانیہ فرانس اور جرمنی کی طرف سے مشترکہ امن منصوبے کا سربوں کی طرف سے مسلسل انکار کیا جا رہا ہے۔ جبکہ مسلمان اور کروٹس اسے تسلیم کر چکے ہیں۔ سربیا جو کہ بوسنین سربوں کا سرپرست تھا اس نے بھی سربوں کو بار بار کہا ہے کہ وہ امن سمجھوتہ تسلیم کر لیں مگر سربوں کی طرف سے مسلسل انکار کے علاوہ دھمکی آمیز رویہ بھی اختیار کیا جا رہا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ اگر سربیا کی طرف سے ان کی سرحد بند کی گئی تو وہ مسلمان علاقوں کا محاصرہ کریں گے اور ان پر حملے بھی کریں گے اور انہوں نے ایسا کرنا بھی شروع کر دیا تھا جس سے مسلمان علاقوں کے لئے امدادی سامان کی سپلائی منقطع ہو گئی تھی۔ اور سراجیوو کے شہریوں کا رابطہ بھی باقی دنیا سے کٹ گیا تھا۔ اب نیٹو کے حملے سربوں کی اسی کارروائی کے خلاف ہیں۔

اب سربوں نے واویلا کیا ہے کہ نیٹو نے ان کے شہریوں پر حملہ کیا ہے اور شہری آبادیوں کو نقصان پہنچایا ہے۔ حالانکہ نیٹو کے طیاروں نے صرف فوجی تنصیبات اور فوجیوں کو نشانہ بنایا ہے۔

خدا کرے کہ سربوں کو اب بھی ہوش آجائے اور وہ اپنے مظالم ترک کر کے امن سمجھوتے پر آمادہ ہو جائیں اور بوسنیا کا زیر قبضہ علاقہ چھوڑ دیں۔

☆ O ☆

جاپان کو امریکہ کی وارننگ

مشرق بعید میں امریکہ کا سب سے بڑا اتحادی جاپان شمار ہوتا ہے۔ لیکن جاپان کی ٹیکنالوجی نے جس میں کاریں بنانا' الیکٹرانک کا سامان' کمپیوٹر اور دیگر متعدد شعبے ہیں' یورپ کی صنعتی ترقی کو مسائل اور مشکلات میں مبتلا کر رکھا ہے۔ عالمی منڈیوں میں جاپان چھایا ہوا ہے۔ لیکن ساتھ ہی جاپان اپنی منڈیاں یورپی اور دیگر ممالک کے لئے کھولنے کو تیار نہیں ہے۔ اس کا مقصد اپنی معیشت کا تحفظ ہے۔

ماضی میں ایک دفعہ امریکی صدر نے جاپان سے درخواست کے رنگ میں التجا کی تھی کہ وہ امریکی مارکیٹ میں کم کاریں بھیجے کیونکہ امریکہ میں کاریں بنانے کے کارخانے جاپانی کاروں کی زبردست مقبولیت کی وجہ سے بند ہو رہے تھے۔

اب امریکہ نے جاپان سے اپنی روایتی دوستی اور بھرپور قریبی تعلقات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جاپان کو ایسی دھمکی دی ہے جو عالمی مبصرین کے لئے حیرانی کا باعث ہے۔ اگر مشرق بعید میں جاپان امریکی حمایت سے دستکش ہو جائے اور چین وغیرہ ممالک کی حمایت حاصل کر لے (جو سردست امکانی نظر نہیں آتی) تو امریکہ کے مفادات کو سخت دھچکا لگ سکتا ہے لیکن معیشت کے مسائل کا دباؤ اتنا سخت ہے کہ امریکہ کو اپنے خاص دوست کے خلاف بھی دھمکیاں دینے کا طریق اختیار کرنا پڑا ہے۔

اس واقعے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ عالمی معاملات میں امریکہ کی تھانیداری کتنی زبردست ہے۔ سوویت یونین کے زوال سے امریکہ دنیا کی واحد سپر طاقت بن گیا ہے۔ اور عراق کا جو حشر امریکہ نے کیا ہے اس سے ساری دنیا سہمی ہوئی ہے۔ اور اب تو یہی سوچا جا رہا ہے کہ جب امریکہ اپنے دوست سے آنکھیں پھیر سکتا ہے جو دنیا کی اقتصادی سپر پاور کہلاتا ہے۔ تو چھوٹے موٹے ملکوں کا کیا بنے گا؟ چھوٹے ممالک امریکہ کی کسی ادنیٰ سی مخالفت کا کیسے سوچ سکتے ہیں؟

☆ O ☆

شمالی کوریا کا انکار

شمالی کوریا نے کہا ہے کہ اگر اس کو ایٹمی ری ایکٹر اس شرط پر فراہم کیا گیا کہ وہ اپنی ایٹمی تنصیبات کا معائنہ بھی کروائے تو وہ ہلکے پانی کے اس ری ایکٹر کو قبول نہیں کرے گا۔ شمالی کوریا کو ہلکے پانی کا یہ ری ایکٹر اس کے گریفائیٹ ری ایکٹر کو بند کرنے کے عوض دیا جا رہا ہے جو ایٹمی مواد' یعنی پلوٹونیم تیار کر سکتا ہے۔ جبکہ ہلکے پانی کا ایٹمی ری ایکٹر بہت کم پلوٹونیم بناتا ہے امریکہ اور شمالی کوریا کے درمیان جو مذاکرات ہوئے تھے ان میں شمالی کوریا نے اپنا ایٹمی پروگرام منجمد کرنے پر اتفاق ظاہر کیا تھا۔ مگر امریکہ اور شمالی کوریا کے درمیان سمجھوتے میں ایٹمی تنصیبات کے معائنے کا سوال جان بوجھ کر مبہم رکھا گیا تھا۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ امریکہ اپنے جاسوس سیٹلائٹ اور بعض دوسرے ذرائع سے کسی بھی ملک کے ایٹمی پروگرام میں ہونے والی پیش رفت سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ایٹمی تنصیبات کے معائنے پر زور دینے کی ضرورت نہیں۔ اس کے باوجود امریکہ اس کوشش میں ہے کہ شمالی کوریا ایٹمی تنصیبات کے عالمی معائنے پر راضی ہو جائے۔ لیکن معلوم یہی ہو رہا ہے کہ شمالی کوریا اس پر راضی ہونے پر آمادہ نہیں ہے۔

☆ O ☆

تائیوان / چین تنازعہ

چین نے اس خبر پر سخت برہمی کا اظہار کیا ہے کہ تائیوان دوبارہ اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس نے اس مقصد کے لئے راہ ہموار کرنے کی غرض سے ایک وفد امریکہ بھجوایا ہے۔ چین کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ آزاد ممالک کا ایک ادارہ ہے۔ جبکہ تائیوان اس کا ایک صوبہ ہے اور وہ اقوام متحدہ کا رکن بننے کا اہل نہیں ہے۔

اس سے قبل یہ خبر ملی تھی کہ تائیوان جاپان میں ہونے والی ایشیائی کھیلوں میں شرکت کرنے کے لئے اپنا وزیر اعظم اور اعلیٰ سطحی وفد بھجوا رہا ہے۔ اس پر بھی چین نے سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے اور ایشیائی کھیلوں سے بائیکاٹ کی دھمکی دی۔ اس سے قبل یہ بھی خبر ملی تھی کہ امریکہ تائیوان کے ساتھ اپنے رابطے کا درجہ بڑھا رہا ہے۔

ان خبروں کے بعد تازہ پیش رفت سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ امریکہ تائیوان کی پیٹھ ٹھونک رہا ہے تاکہ چین کا عالمی امیج مجروح کر کے اسے کمتر درجہ کا ملک بنا دیا جائے۔

دراصل گزشتہ دو دہائیوں میں تائیوان نے جو صنعتی ترقی کی ہے اس نے اس کا وقار اور طاقت بڑھا دی ہے۔ آج پاکستان کی منڈیوں میں کمپیوٹر اور الیکٹرانکس سمیت کئی اشیاء ایسی مل جاتی ہیں جو معیاری بھی ہیں اور سستی بھی۔ کوریا اور تائیوان صنعتی ترقی کے کئی میدانوں میں جاپان کو چیلنج کر رہے ہیں۔ جاپانی مصنوعات اگرچہ معیار کے لحاظ سے بلند ہوتی ہیں مگر ان کی قیمتیں بھی اسی اعتبار سے اونچی ہوتی ہیں۔

تائیوان کی سفارتی پیش قدمی نے چین کو تشویش میں مبتلا کر رکھا ہے۔ چین کا یہ نقطہ نظر ہے کہ چین ایک ہی ہے دو نہیں۔ ماؤزے تنگ نے جب چین کے سابق صدر چیانگ کائی شیک کے خلاف ۱۹۴۹ء میں خانہ جنگی میں فتح حاصل کی تھی تو چیانگ کائی شیک تائیوان کے جزیرے میں پناہ گزین ہو گئے تھے۔ چین نے بوجوہ چیانگ کائی شیک کے اس آخری مرکز پر حملہ نہیں کیا تھا۔ چین کا یہ نظریہ رہا ہے کہ جو بھی ملک اس کے ساتھ تعلقات رکھے گا وہ تائیوان سے تعلقات منقطع رکھے گا۔ برسوں کا عرصہ گزر جانے کے بعد تائیوان کی اقتصادی ترقی نے "ایک چین" کی چینی پالیسی میں کئی دراڑیں ڈال دی ہیں۔

۱۹۷۱ء میں تائیوان کو اقوام متحدہ سے نکال دیا گیا تھا اور چین کو اس کی جگہ اقوام متحدہ میں شامل کر کے سلامتی کونسل کی مستقل رکنیت بھی دے دی گئی تھی۔ اس وقت امریکہ نے چین سے دشمنی ختم کر دی تھی اور وہ روس کے مقابل پر چین کی حمایت کرتا تھا۔ روس کے خاتمے کے بعد اب شاید امریکہ کو چین کی بھی ضرورت نہیں رہی۔ لہٰذا اب "ایک چین" کی پالیسی مشکلات کا شکار ہو گئی ہے۔

☆ OOO ☆

خدا کی رضا کیلئے اسکی راہ میں تلخی اٹھانی پڑتی ہے

خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر' اپنی لذات چھوڑ کر' اپنی عزت چھوڑ کر' اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھاؤ گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا

مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۶۵۳

I Ir Munadi s/o Suratin

پیشہ لیکچرار عمر ۴۲ سال بیعت ۷۴-۳-۲ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زمین برقبہ ۷۷۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۵۰۰'۰۰۰'ا روپے (۲) مکان واقع انڈونیشیا مالیتی ۲'۵۰۰'۰۰۰ روپے (۳) Auto Colt ۱۹۸۱ء مالیتی ۳'۵۰۰'۰۰۰ روپے اور سائیکل مالیتی ۵۰۰'۰۰۰ روپے کل جائیداد ۸'۰۰۰'۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰'۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا ہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ir Munadi گواہ شد نمبر ا Drs Ilyas گواہ شد نمبر ۲ Amin Hassan B S C انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۹۶۵۴

I H Aliudin s/o H SAikun

پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زمین برقبہ ۲۸۰ مربع میٹر مالیتی ۳'۰۰۰'۰۰۰ روپے (۲) زمین برقبہ ۵۰۰ مربع میٹر مالیتی ۱'۵۰۰'۰۰۰ روپے (۳) موٹر سائیکل وسپا ماڈل ۱۹۷۷ء مالیتی ۵۰۰'۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۴۸۰'۸۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد H.Aliudin انڈونیشیا گواہ شد نمبر ا Yayat Rudayat انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۲ ERwandi انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۶۵۵

I Mrs d Djurriah E Tabroni Widow Endang tabroni

پیشہ تجارت عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۲۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) دھان کا کھیت برقبہ ۵۶۰۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۱۵'۰۰۰'۰۰۰ روپے (۲) ۱/۸ حصہ مکان + دوکان واقع انڈونیشیا مالیتی ۳۷'۵۰۰'۰۰۰ روپے (۳) دھان کا کھیت برقبہ ۱۶۱۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا ۳'۴۵۰'۰۰۰ روپے (۴) ۱/۸ حصہ زمین برقبہ ۱۲۶۰۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا ۳'۷۵۰'۰۰۰ روپے (۵) حق مہر ۳۳۷'۵۰۰ روپے کل جائیداد ۹۳'۷۸۷'۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۸۵۰'۴۵+۰۰'۸۰۰۰ اروپے ماہوار بصورت جائیداد مندرجہ وصیت و تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs D djuariah E Tabroni گواہ شد نمبر ا H enchang Jarkasih گواہ شد نمبر ۲ R Ma mur ٹاسک ملیا انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۹۶۵۶

I Ahmad Dimyati s/o Qosyim

پیشہ پنشنر عمر ۶۸ سال بیعت ۴۴-۱۲-۶ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۶-۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۴۵۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۶۰'۰۰۰'۰۰۰ روپے (۲) دھان کا کھیت برقبہ Ha2 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۲۰'۰۰۰'۰۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی۔ ۸۰'۰۰۰'۰۰۰ روپے جس میں میرا حصہ ۱/۲ ہے مالیتی ۴۰'۰۰۰'۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰'۰۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ahmad Dimyati گواہ شد نمبر ا مبارک احمد ولد زین الدین انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۲ Drs Ibrahim Djayaprawira s/o Djayaprawira انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۶۵۷

I Mrs Nurjanah w/o A Sutarwan

پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت ۷۰-۴-۱ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۵-۱۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) گھریلو اثاثہ مالیتی ۱۲۵'۰۰۰ روپے (۲) حق مہر ۴۲'۰۰۰ روپے کل جائیداد ۱۶۷'۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۰'۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Nurjanah گواہ شد نمبر ا Ahmad rasyidi Mad Iprus گواہ شد نمبر ۲ Masyukurullah Ahmad s/o M.Saleh انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۶۵۸

I Mrs Susirah w/o Ahmad Dimyati

پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۵۲-۱-۱۰ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۶-۲۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۴۵۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی۔ ۶۰'۰۰۰'۰۰۰ روپے (۲) دھان کا کھیت برقبہ Ha2 مربع میٹر واقع انڈونیشیا ۲۰'۰۰۰'۰۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی۔ ۸۰'۰۰۰'۰۰۰ روپے کا ۱/۲ حصہ میرے حصہ کی قیمت ۴۰'۰۰۰'۰۰۰ روپے حق مہر ۲۵۰ ہزار پانچ سو روپے میری کل جائیداد ۴۰'۲۵۰'۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰'۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Susirah انڈونیشیا گواہ شد نمبر ا خاوند موصیہ Ahmad Dimytai گواہ شد نمبر ۲ مبارک احمد زین الدین انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۶۵۹

I Miss Rohaeni D/o Jing

پیشہ ٹیچر عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۹۲-۵-۱ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۵-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۵'۸۰۰ روپے ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Miss Rohaeni D/o Jing

گواہ شد نمبر ا

E S Ahmad Ma Sum s/o Soma

گواہ شد نمبر ۲

K Kamaludin s/o A Mahmud)

ساکن انڈونیشیا

بقیہ صفحہ ۱

۲۰۰ میٹر فری سٹائل میں بھی عزیز موصوف نے نیا ریکارڈ قائم کیا جو کہ پچھلے ریکارڈ سے ۶ سیکنڈ بہتر ہے۔ **انفرادی** میڈلے میں منور لقمان نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ پنجاب کی ٹیم نے ۴x۱۰۰ میٹر فری سٹائل ریلے میں بھی پہلی پوزیشن حاصل کی اور نیا ریکارڈ قائم کیا اس میں بھی عزیز ٹیم کا ممبر تھا اور پنجاب کی ٹیم کا نائب کیپٹن ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

انڈر-۱۸ نیشنل سوئمنگ چیمپئن شپ جو کہ ۲۵-۲۶-۲۷ جولائی ۱۹۹۴ء کو لاہور میں منعقد ہوئی اس میں انفرادی مقابلہ جات میں عزیز منور لقمان نے ۴۰۰ میٹر فری سٹائل میں دوسری پوزیشن، ۲۰۰ میٹر فری سٹائل میں تیسری، ۲۰۰ میٹر **انفرادی** میڈلے میں تیسری اور ۱۰۰ میٹر بیک سٹروک میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اس چیمپئن شپ میں پنجاب کی ٹیم نے ۴x۱۰۰ میٹر فری سٹائل ریلے میں پہلی اور ۴x۲۰۰ میٹر فری سٹائل ریلے میں پہلی پوزیشن حاصل کی ان دونوں مقابلوں میں عزیز منور لقمان ٹیم کا رکن تھا۔ اس چیمپئن شپ میں مجموعی طور پر عزیز نے ۳ گولڈ میڈل، ا سلور میڈل اور ۲ برونز میڈل حاصل کئے۔ صوبہ پنجاب نے ان مقابلوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ عزیز منور لقمان کے لئے یہ اعزازات مبارک فرمائے۔

بدہضمی، گیس، پیٹ درد
اور پیٹ کی روزمرہ کی تکالیف کیلئے بفضلہ تعالیٰ
بہت مفید ہومیو پیتھک دوا
DIGESTINE
ڈائی جیسٹین قیمت -/15 روپے
کیور ٹو میڈیسن ڈاکٹر ریاض ہومیوپیتھک کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 , 04524-211283
فیکس 04524-212299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26- ستمبر-1994ء
گرمی آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہے۔
رات کو ٹھنڈ ہوتی ہے
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب اسمبلی میں دوسری دفعہ ہنگامہ ہونے کے بعد سپیکر نے احتجاجاً اجلاس ملتوی کر دیا۔ ایوان میں وقفہ وقفہ سے لوٹے لوٹے اور شیم شیم کے نعرے گونجتے رہے۔ ڈیسک بجتے رہے وزیر اعلیٰ اور پولیس حکام پر سخت تنقید کی گئی۔ قائمقام قائد حزب اختلاف نے وزیر اعلیٰ پر نکتہ چینی کی تو حکومتی ارکان سراپا احتجاج بن گئے۔ سپیکر نے اجلاس ملتوی کرتے ہوئے کہا کہ جب تک حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مفاہمت نہیں ہوتی اس وقت تک اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

○ امریکہ کے سرمایہ کاروں کے ساتھ حکومت نے جو ۱۶۔ معاہدے کئے ہیں اس کے بعد ملک بھر کے پاور سٹیشن امریکی تحویل میں آ جائیں گے۔ حکومت اپنے ہی ملک میں پیدا کی جانے والی بجلی امریکی صنعت کاروں سے خریدا کرے گی۔ آئندہ تمام تر توانائی امریکہ کے زیر اہتمام پیدا ہو گی ان معاہدوں کے بعد متعدد تیل فراہم کرنے والی کمپنیوں نے تھرمل پاور سٹیشنوں کو اعلیٰ قسم کا فرنس آئل فراہم کرنا شروع کر دیا ہے کیونکہ اب ان سٹیشنوں کا معائنہ امریکی صنعت کار کیا کریں گے۔ واپڈا نے کئی جگہ سے اپنے افسر واپس بلانا شروع کر دیئے ہیں۔ بجلی کی چوری کی وارداتوں میں زبردست کمی کا امکان ہے۔

○ مبصرین نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ توانائی پیدا کرنے کے امریکی منصوبوں پر عمل شروع ہونے سے ۱۹۹۷ء میں لوڈ شیڈنگ ختم ہو جائے گی۔ لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ پاکستان میں کئی سال سے جاری ہے۔

○ توانائی کے امریکی مشن کو بتایا گیا ہے کہ کالاباغ ڈیم کی تعمیر کم از کم ۱۹۹۸ء تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ امریکی مشن نے پاکستانی حکام سے کہا تھا کہ اگر ڈیم کی تعمیر شروع ہو گئی تو بجلی پیدا کرنے کے نجی شعبوں کے منصوبوں سے زیادہ فائدہ نہیں ہو گا۔ نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی کا قیام عالمی بینک کی سفارش پر ہوا ہے۔ یہ اتھارٹی بجلی کی نرخ مقرر کرے گی۔ واپڈا کے اضافی ملازمین برطرف کر دیئے جائیں گے۔

○ امریکی صنعت کاروں کے منصوبے شروع ہونے سے پاکستان میں ۳۔ ہزار افراد کو روزگار ملے گا۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آئندہ انتخابات تک ملک میں لوڈ شیڈنگ کا نام و نشان نہیں رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ کثیر سرمایہ کاری سے ملک خوشحال ہو جائے گا۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اپوزیشن کو ۲۹۔ ستمبر کو احتجاجی جلوس نکالنے کی اجازت ہو گی۔ وزیر اعظم کی صدر لغاری سے طویل ملاقات میں اپوزیشن کے احتجاج اور دیگر اہم امور پر غور کیا گیا۔ وزیر اعظم نے صدر کو بتایا کہ حکومت اپوزیشن کے دباؤ میں آئے بغیر اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہے۔

○ وفاقی حکومت نے چاروں صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی ہے وہ اپوزیشن کے جلوسوں میں رکاوٹ نہ ڈالیں نہ ہی کسی قسم کی گرفتاریاں کریں۔ وفاقی حکومت نے کہا ہے کہ حکومت اپوزیشن کے تمام اقدامات کا جواب جمہوری انداز میں دینا چاہتی ہے۔

○ حکومت' مالکان اخبارات اور مدیران نے مشترکہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ رسوائے زمانہ پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈی ننس کی جگہ ۱۹۸۸ء میں مرتب کیا گیا آر پی پی او نافذ کیا جائے۔ یہ آرڈی ننس قانون سازی کے لئے قومی اسمبلی میں پیش نہ کئے جانے کے باعث اپنے نفاذ کے کچھ عرصے بعد نافذ العمل نہ رہا تھا اور اس کی جگہ حکومت پرانے پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈی ننس سے کام چلا رہی تھی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ نئے الیکشنوں کے انعقاد اور نگران قومی حکومت کے قیام کی یقین دہانی پر ہی حکمرانوں سے مذاکرات ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر رائے عامہ کا احترام نہ کیا گیا تو دیگر جماعتوں کو ساتھ ملا کر تحریک عدم اعتماد بھی پیش کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے اپنے مسلم لیگی کارکنوں سے کہا کہ وہ انتخابات کی تیاری کریں اور عوام سے رابطہ رکھیں۔ ہم ملک کو ظالم حکمرانوں سے نجات دلانا چاہتے ہیں۔ ہماری منزل کرسی یا اقتدار نہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف اور اے این پی کے رہنما خان عبدالولی خان کے درمیان اسلام آباد میں علیحدگی میں ملاقات ہوئی۔ اس میں حکومت سے مذاکرات نہ کرنے پر اتفاق رائے کیا گیا۔

○ اپوزیشن لیڈر سینیٹر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ حکومت سے مذاکرات نہیں ہو سکتے اب معاملہ عوام کے ہاتھوں میں ہے۔ انہوں نے کہا وسیم سجاد شریف آدمی ہیں میرے خیال میں انہوں نے حکومت اور اپوزیشن کے درمیان صلح کرانے کا بیان نہیں دیا ہو گا۔ اگر ایسا بیان دیا ہے تو پہلے حکومت کو پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلانے پر رضامند کر دیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ۲۹۔ ستمبر کا دار فیصلہ کن ہو گا۔ اگر تشدد کیا گیا تو اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔ تحریک پاکستان کی طرح تحریک نجات کی کامیابی بھی مقدر ہے۔ بہت جلد تخت اچھال دیئے جائیں گے انہوں نے کہا کہ اگر ۲۹۔ ستمبر کے بعد بھی حکومت قائم رہی تو دھرنا مارچ اور لانگ مارچ کیا جائے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت ملک کو فروخت کر رہی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف نفرت کے بیج بو کر ملک میں خانہ جنگی کرانا چاہتے ہیں۔ وہ سر پر کفن باندھنے کی باتیں ایسے کر رہے ہیں جیسے بھارت یا اسرائیل کے خلاف جہاد کر رہے ہوں۔ وہ جس تیزی سے اوپر آئے ہیں اسی تیزی سے نیچے جائیں گے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بتایا ہے کہ صوبہ میں ۴۵۔ ہزار اساتذہ میرٹ کی بنیاد پر بھرتی کئے جائیں گے۔ جو افسر رشوت لے گا اسے الٹا لٹکا دیں گے۔

○ آزاد کشمیر کے رکن اسمبلی سردار عتیق احمد خان نے الزام لگایا ہے کہ آزاد کشمیر میں پیپلز پارٹی اور جماعت اسلامی کے اتحاد کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سردار قیوم کی حکومت کو تحریک عدم اعتماد کا کوئی خطرہ نہیں۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے یونائیٹڈ نیشنل الائنس کے نام سے مختلف سیاسی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ جس کا پہلا اجلاس ۲۹۔ ستمبر کو کراچی میں ہو گا۔

○ سابق وزیر جاوید ہاشمی کی درخواست ضمانت مسترد کر دی گئی جبکہ دیگر ۲۳۔ مسلم لیگی کارکن رہا ہو گئے۔ عدالت نے کہا کہ ہنگامہ آرائی کی تمام ذمہ داری جاوید ہاشمی کے سر پر ہے اس لئے وہ ضمانت کے مستحق نہیں ہیں۔

○ آسٹریلوی ماہرین نے رپورٹ دی ہے کہ ۲۰۴۰ء کی دہائی میں دنیا کی آبادی میں کمی ہونا شروع ہو جائے گی۔ متعدد ممالک میں بچے پیدا کرنے کی صلاحیت میں کمی ہو رہی ہے۔ یورپ میں فی عورت ۱.۷ بچے پیدا کرنے تک اوسط گر چکی ہے۔ جن ممالک میں بچے پیدا کرنے کی صلاحیت میں کمی ہو رہی ہے ان میں یورپ کے بیشتر ممالک اور چین سمیت مشرق بعید کے ۶۔ ممالک شامل ہیں۔

○ کشمیری حریت پسندوں اور بھارتی فوج کے درمیان جھڑپوں میں مزید ۱۹۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ بارودی سرنگ پھٹنے سے ۴۔ اور راکٹوں کے حملے سے ۹۔ بھارتی فوجی ہلاک ہوئے۔ کریک ڈاؤن کے دوران مختلف علاقوں میں شہریوں پر تشدد کیا گیا۔ کپواڑہ میں شناخت پریڈ کے دوران ۱۰۔ شہریوں کو شہید اور ۲۴۔ کو زخمی کر دیا گیا۔

اس کارروائی کے رد عمل کے طور پر مجاہدین نے فوجیوں کو گھیرے میں لے کر فائرنگ شروع کر دی۔

○ ماہرین کا خیال ہے کہ پاک امریکہ معاہدوں کے مکمل ہونے کے بعد بجلی کے نرخ ۵۔ گنا بڑھ جائیں گے۔ پہلے مرحلے میں بجلی کی قیمت ۳۔ روپے اور دوسرے مرحلے میں چھ روپے فی یونٹ سے بھی بڑھ جائے گی۔ تیل کی درآمد کا بل بھی ۲۰۔ فیصد زائد ہو جائے گا۔ تاہم ان منصوبوں سے آئندہ تین چار برسوں میں ساڑھے تین ہزار میگاواٹ بجلی حاصل ہو جائے گی۔

اپنی سابقہ دوکانوں کی مرمت کے بعد
ہم نے اپنا کلینک وہاں منتقل کر لیا ہے
بھٹی ہومیوپیتھک کلینک
رحمت بازار ربوہ

مفید اور مؤثر دوائیں
زکام اور گلے کی خرابی کا بروقت مفید اور مؤثر علاج
قند شفاء
حب سعال
جو شاندے کا انسٹنٹ گرم پوڈر قیمت ۱۲/- فی ڈبی
کھانسی اور گلے کی خرابی کیلئے چوسنے کی گولیاں قیمت ۱۰/- فی ڈبی
بیماری نہ ہو تو پیش بندی کے طور پر بھی استعمال کی جا سکتی ہے
مینیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۰ 211538

مسوڑھوں سے خون آنا اور بال گرنا
عام شکایات ہیں لیکن ہیں قابل فکر!
(ہومیوپیتھک) پائیوریا پاؤڈر قیمت 12/50
مسوڑھوں سے خون آنے کیلئے
(ہومیوپیتھک) فالنگ ہیئر آئل قیمت 25/-
گرتے بالوں کے لئے
کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ
فون: 771-04524 ، 211283-04524 فیکس: 212299-04524

بجلی بند رہے گی

۲۷-۹-۹۴۔ ۸ تا اڑھائی بجے تک
۲۹-۹-۹۴۔ ۸ تا اڑھائی بجے تک

(دفتر واپڈا ربوہ)